52852 ـ كيا ماہانہ زكاۃ تقسيم كرنی جائز ہے، اور كيا زكاۃ غلہ كی شكل ميں دی جا سكتی ہے ؟

سوال

ہم انڈيا كے شہر نيوبمبئی ميں رہتے ہيں، اور ہمارے علاقے ميں مسلمانوں كی اكثريت ہے، ہم رمضان المبارك ميں زكاۃ اكٹھی كر كے سارا سال فقراء پر نقدی اور غلہ كی شكل ميں تقسيم كرتے رہتے ہيں، كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

زكاۃ اور فطرانہ كے مال ميں سے كفار كو كچھ بھی دينا جائز نہيں، اور انہيں دينے سے انكی ادائيگی بھی نہيں ہوگی، ہاں اگر كافر تاليفِ قلب والوں ميں سے ہو يعنی اگر آپ اسے زكاۃ دينے سے يہ اميد ركھتے ہوں كہ وہ اسلام قبول كر لے گا تو پھر اسے دے سكتے ہيں۔

مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (39655) اور (21384) كے جوابات كا مطالعہ كريں۔

دوم:

اگر مال ميں زكاۃ واجب ہو جائے تو اسے فورى طور پر نكالنا واجب ہے اور اس ميں تاخير جائز نہيں۔

چنانچہ ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ كہتے ہيں:

"اگر كوئی زكاۃ كی ادائيگی ميں تاخير اس ليے كرتا ہے تا كہ شديد ضرورتمند ، زيادہ حقدار عزيز واقارب ميں تقسيم كريگا تو زكاۃ كے تھوڑے سے حصے ميں ايسا كرنا جائز ہے، لہذا اگر زيادہ حصہ ميں ايسا كريگا تو جائز نہيں ہوگا۔

المغنی "(2 / 290)

اور دائمی فتوى كميٹی سے ايسی تنظيم كے متعلق سوال كيا گيا جو مالداروں سے زكاۃ اكٹھا كر كے تقريبا ايك برس تك كی مدت كے ليے تقسيم كرنے ميں تاخير كرتی ہے، اس دليل كی بنا پر كہ يہ رمضان وغيرہ كے ليے معاونت كا باعث

ہے، تو اس تاخیر کا حکم کیا ہے، حالانکہ زکاۃ دینے والوں نے اپنے وقت پر ہی ہماری ذمہ داری میں ڈال دیا تھا۔

کمیٹی کا جواب تھا:

"اس تنظیم کو اگر مستحق افراد ملتے ہیں تو پھر تنظیم پر اسی وقت زکاۃ تقیسم کرنی واجب ہے، اور اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے"

"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء "(9 / 402)

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (13981) کا جواب ملاحظہ کریں۔

لیکن بعض اوقات فقیر اور محتاج کو ایك ہی بار زکاۃ نہ دینے میں مصلحت ہوتی ہے تا کہ وہ وہ ساری زکاۃ ہی خرچ نہ کر بیٹھے اور پھر بغیر مال کے بیٹھا رہے، بلکہ اسے ماہانہ ادائیگی کی جائے گی۔

اس پر عمل کرنے کے لیے ایسا کرنا ہوگا کہ آپ ایسے مالدار لوگ تلاش کریں جو آپ کو ایك برس کی پیشگی زکاۃ دے دیں، تو اس طرح آپ آئندہ برس کی اب جمع کریں، اور پھر یہ زکاۃ ماہانہ قسطوں میں محتاج اور فقراء کو ادا کی جائے، یا پھر آپ مالدار حضرات سے بھی زکاۃ قسطوں میں پیشگی لے کر فقراء کو ماہانہ دے دیں، تو اس طرح زکاۃ واجب ہونے کے بعد فقراء تک پہنچنے میں تاخیر نہیں ہو گی، اور اس کے لیے مالدار حضرات سے افہام و تفہیم کی ضرورت ہے، اور انہیں اس میں مصلحت ہونے پر قائل بھی کیا جائے۔

چنانچہ ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: زکاۃ دینے والے کے رشتہ داروں میں ماہانہ قسط وار زکاۃ کی ادائیگی نہیں ہو گی، یعنی زکاۃ کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے کہ انہیں ہر ماہ اس زکاۃ میں سے کچھ نہ کچھ دیتا رہے، لیکن اگر وہ پیشگی زکاۃ نکال کر رشتہ داروں میں یا دیگر مستحقین میں اکٹھی یا قسطوں میں ادا کرے تو ایسا کرنا جائز ہے، کیونکہ اس نے زکاۃ کو وقت سے مؤخر نہیں کیا"انتہی

"المغنی " (2 / 290)

دائمی فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا میرے لیے فقیر اور محتاج خاندان کو ماہانہ تنخواہ کی صورت میں سال کی پیشگی تنخواہ نکالنا جائز ہے، کہ اسے ہر ماہ ادا کی جائے؟

تو كميٹى كا جواب تھا:

كسى مصلحت اور ضرورت كے پيش نظر سال پورا ہونے سے قبل ايك يا دو برس كى پيشگى زكاۃ نكالنے، اور اسے مستحقين كو ماہانہ ادائيگى كرنے ميں كوئى حرج نہيں ہے۔

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (9 / 422).

اور رہا مسئلہ غلہ كى صورت ميں زكاۃ كى ادائيگى كا تو اس كى تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (42542) كے جواب كا مطالعہ كريں۔

واللہ اعلم .